© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم مدنی ﷾
(مدرس جامعہ سلفیہ)

ترجمۃ القران الکریم

کفران نعمت کی سزا

وضرب الله مثلا قرية كانت آمنة مطمئنة ياتيها رزقها رغدا من كل مكان فكفرت بانعم الله فاذا قها الله لباس الجوع والخوف بما كانوا يصنعون (النحل؛۱۱۲)

''اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی۔ اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفران (ناشکری) شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو ان کے کرتوتوں کا بدلہ تھا۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اکثر مفسرین کرام کے نزدیک ''قریہ'' سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ یعنی یہ بستی گرد و پیش کے علاقوں کی نسبت امن و امان اور اطمینان کا گہوارہ تھی۔ یہاں غلہ اور رزق کی ہر لحاظ سے فراوانی تھی۔ اہل مکہ کے لیے معاشی اور اقتصادی طور پر کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں تھی بدحالی اور بدامنی اور خوف و ہراس کی جگہ امن و سکون کی زندگی تھی۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ القصص میں ذکر فرمایا ہے' مشرکین اور کفار مکہ کہنے لگے:(ان نتبع الهدى معك نتخطف من ارضنا اولم نمكن لهم حرما آمنا يجبى اليه ثمرات كل شىء رزقا من لدنا ولكن اكثرهم لا يعلمون) (القصص:۵۷) اگر ہم آپ کے ساتھ ہو کر ہدایت کے تابعدار بن جائیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں۔ کیا ہم نے انہیں امن و امان اور حرم میں جگہ نہیں دی۔ جہاں تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں۔ جو ہمارے پاس بطور رزق کے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔''

یعنی بعض مشرکین اور کفار نے اسلام و ایمان کو قبول نہ کرنے کا یہ عذر پیش کیا کہ ہم اگر اسلام کو قبول کر لیں گے۔ تو مخالفین کے ہاتھوں تکالیف و مصائب اور جنگ و جدل سے دوچار ہونا پڑے گا۔ جس سے ہمارا امن و سکون غارت ہو جائے گا۔ تو اللہ رب العزت نے یہ جواب دیا کہ اے اہل مکہ تمہارا اسلام قبول نہ کرنے کا یہ عذر غیر معقول ہے

(باقی صفحہ نمبر 83)

ترجمۃ الحدیث

مفلس کون ہے......؟

عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ قال اتدرون ما المفلس؟ قالوا المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع فقال ان المفلس من امتى من ياتى يوم القيامة بصلاة و صيام و زكاة و ياتى قد شتم هذا و قذف هذا و اكل مال هذا و سفک دم هذا و ضرب هذا فيعطى هذا من حسناته و هذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل ان يقضى ما عليه اخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح فى النار) (رواہ مسلم' کتاب البر' باب تحریم الظلم) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ شخص ہے' جس کے پاس (نقد) نہ کوئی درہم اور نہ کوئی ساز و سامان ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں بلکہ) میری امت میں سے مفلس وہ شخص ہے' جو قیامت کے دن نماز' روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا۔ (لیکن اس کے ساتھ ساتھ) وہ اس حال میں آئے گا کسی کو گالی دی ہو گی اور کسی پر بہتان تراشی کی ہو گی' کسی کا مال کھایا ہو گا' کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو مارا پیٹا ہو گا۔ پس ان (تمام مظلومین) کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی (تاکہ ان پر کیے گئے ظلم کی تلافی ہو جائے) پس اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں' قبل اس کے کہ اس کے ذمے دوسروں کے حقوق ادا ہوں' تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ کیونکہ نیکیوں سے اس کا دامن بالکل خالی ہو جائے گا۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا حدیث سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کا التزام یعنی نماز' روزہ کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی وغیرہ کا اہتمام یقیناً مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ وہاں اس کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خیال رکھنا اور اخلاقیات کا اہتمام اور معاملات میں درستی بھی نہایت لازمی ہے۔ نجات اسی شخص کی ہو گی جو بیک وقت اللہ کے حقوق کی ادائیگی کا التزام بھی کرتا ہے اور بندوں کے حقوق بھی صحیح طور پر ادا کرتا ہے۔ اگر ایک آدمی اللہ کے حقوق ادا کرتا ہے' لیکن اللہ کے بندوں کے ساتھ اس کا رویہ ظالمانہ ہے'

(باقی صفحہ نمبر 83)

© rasailojaraid.com